فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۳۱)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: محمد بن حسن شیبانی کی ''کتاب الآثار'' اور قاضی ابو یوسف کی ''الامالی'' کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: دونوں کتابیں غیر معتبر ہیں۔ محدثین انہیں لائق توجہ نہیں سمجھتے تھے۔ محمد بن حسن شیبانی ضعیف، کذاب اور جہمی ہے۔ قاضی ابو یوسف جمہور ائمہ کے ہاں ضعیف ہیں۔

❀ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ (۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں:

إِنْ شِئْتَ الْحَقَّ الصُّرَاحَ فَقِسْ كِتَابَ الْمُوَطَّأَ بِكِتَابِ الْآثَارِ لِمُحَمَّدٍ وَالْأَمَالِي لِأَبِي يُوسُفَ تَجِدُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمَا بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ، فَهَلْ سَمِعْتَ أَحَدًا مِّنَ الْمُحَدِّثِينَ وَالْفُقَهَاءِ تَعَرَّضَ لَهُمَا وَاعْتَنٰى بِهِمَا؟.

''اگر آپ خالص حق کو پانا چاہتے ہیں، تو مؤطا امام مالک کا محمد بن حسن شیبانی کی کتاب الآثار اور قاضی ابو یوسف کی الامالی سے موازنہ کریں، آپ کو ان کے درمیان مشرق ومغرب کا فرق نظر آئے گا۔ کیا آپ کسی محدث یا فقیہ کو جانتے ہیں، جس نے ان دونوں کتابوں (کتاب الآثار اور الامالی) کو درخور اعتنا سمجھا ہو؟''

(حُجّة اللّٰہ البالغة :231/1)

سوال: بعض کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے معراج کی رات سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا، لہٰذا نبی کریم ﷺ میت سے کلام کر سکتے ہیں، اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام اور دیگر پیغمبروں سے کلام کیا۔

(صحيح مسلم : 162، عن أنس بن مالك)

مگر یہ مکالمہ معجزاتی تھا۔ معجزے پر نبی کا اختیار نہیں ہوتا، نیز معجزہ کلی دلیل نہیں ہوتا۔

سوال: اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے ''یا وجہ اللہ'' کہنا کیسا ہے؟

جواب: مناسب نہیں۔

سوال: ''یا رحمۃ اللہ'' کہنا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات سے مانگنا درست نہیں، البتہ صفاتی ناموں سے مانگا جا سکتا ہے۔

سوال: شہید کی قبر پر سالانہ محفل لگانا کیسا ہے؟

جواب: بدعت ہے، قبروں کی غیر شرعی تعظیم اور غلو ہے۔ قبروں پر میلا اور محفل لگانا اہل شرک وبدعت کا وطیرہ ہے۔ کسی دن یا وقت کو کسی جگہ کسی عمل کے ساتھ خاص کرنا شریعت کا وظیفہ ہے، قرآن، حدیث، آثار صحابہ، خیر القرون اور سلف امت کے عمل میں اس کا وجود نہیں، لہٰذا بدعت ہے۔

❀ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

مِنْهَا تَعْظِيمُهَا الْمُوقِعُ فِي الِافْتِتَانِ بِهَا، وَمِنْهَا اتِّخَاذُهَا عِيدًا،

وَمِنْهَا السَّفَرُ إِلَيْهَا، وَمِنْهَا مُشَابَهَةُ عِبَادَةِ الْأَصْنَامِ بِمَا يُفْعَلُ عِنْدَهَا، مِنَ الْعُكُوفِ عَلَيْهَا، وَالْمُجَاوَرَةِ عِنْدَهَا، وَتَعْلِيقِ السُّتُورِ عَلَيْهَا وَسَدَانَتِهَا، وَعُبَّادُهَا يُرَجِّحُونَ الْمُجَاوَرَةَ عِنْدَهَا عَلَى الْمُجَاوَرَةِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَيَرَوْنَ سَدَانَتَهَا أَفْضَلَ مِنْ خِدْمَةِ الْمَسَاجِدِ .

''قبر پرستی کی خرابیوں میں سے یہ بھی ہے کہ ان کی ایسی تعظیم کی جاتی ہے جو انسان کو شرک و بدعت میں مبتلا کر دیتی ہے۔اسی طرح انہیں میلہ گاہ بنانا، ان کی طرف سفر کرنا،قبروں کے پاس وہ کام بھی کیے جاتے ہیں جو بت پرستی سے مشابہ ہیں، مثلاً ان پر اعتکاف کرنا، ان کے پاس مجاور بن کر بیٹھنا، ان پر پردے لٹکانا، ان کی خدمت کے لیے وقف ہونا وغیرہ۔قبر پرست قبروں کی مجاوری کو بیت اللہ کی مجاوری پر ترجیح دیتے ہیں اوران کا یہ نظریہ ہے کہ قبروں کی خدمت بیت اللہ کی خدمت سے افضل ہے۔''

(إغاثة اللّهفان :1/197)

سوال: مزاروں کی زیارت کے لیے مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: مزاروں کا اسلام میں کوئی شرعی جواز نہیں۔اس میں کوئی شک نہیں بدعات کئی برائیوں کو جنم دیتی ہیں، ان میں سے ایک مردوزن کا اختلاط بھی ہے۔یہ حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔اخلاقی برائی ہے، جو فحاشی اور بے حیائی کا بڑا ذریعہ ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولٰى﴾(الأحزاب: ٣٣)

''پہلی جاہلیت کی طرح زیب وزینت کے ساتھ گھر سے باہر مت نکلو۔''

سوال: کیا قبر پر وقوف کرنا (ٹھہرنا) شرک ہے؟

جواب: اگر وہ کسی قبر پر وقوف کرنے کو فضیلت اور نیکی سمجھے، تو یہ عبادت ہے، اس اعتقاد سے وقوف کرنا شرک ہے، کیونکہ اس سے صاحب قبر کی عبادت لازم آتی ہے۔

سوال: کیا تبرک کے لیے قبر کو ہاتھ لگانا شرک ہے؟

جواب: تبرک صرف انبیائے کرام علیہم السلام اور ان کے آثار سے لیا جا سکتا ہے، قبروں سے تبرک حاصل کرنا جائز نہیں۔ انہیں تبرک کی نیت سے چھونا بدعت ہے، یہ شرک اکبر تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک سے تبرک لینا بھی جائز نہیں، قرآن، حدیث اور خیر القرون میں اس کا وجود نہیں۔

سوال: کیا بنی اسرائیل نے تابوت سے وسیلہ پکڑا؟

جواب: اس پر کوئی دلیل قائم نہیں۔

سوال: فرض عین اور فرض کفایہ میں افضل کیا ہے؟

جواب: راجح اور صحیح بات یہ ہے کہ فرض عین افضل ہے، کیونکہ فرض عین ہر ہر شخص پر عائد ہوتا ہے، اس اعتبار سے اس میں زیادہ تاکید ہوتی ہے، لہٰذا افضل بھی یہی ہوا۔

سوال: کیا ڈاڑھی مونڈھنے پر کوئی حد شرعی مقرر ہے؟

جواب: ڈاڑھی مونڈھنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ کفار اور عورتوں سے مشابہت ہے۔ اس پر اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے، مگر ڈاڑھی مونڈھنے پر شریعت نے کوئی حد مقرر نہیں کی، البتہ حاکم وقت اس پر تعزیر مقرر کر سکتا ہے۔

سوال: ڈاڑھی مونڈھنے والے حجام کا کیا حکم ہے؟

جواب: ڈاڑھی مونڈھ کر کمائی کرنا حرام ہے۔ یہ کبیرہ گناہ پر تعاون ہے اور گناہ پر تعاون بھی گناہ ہوتا ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾

(المائدة: 2)

''نیکی اور تقویٰ کے امور پر ایک دوسرے کی معاونت کیا کریں، گناہ اور ظلم کے کام پر کسی کا ہاتھ نہ بٹایا کریں۔''

سوال: وضو میں زبان سے نیت کرنا کیسا ہے؟

جواب: نیت کا محل دل ہے، زبان سے ادائیگی کو نیت نہیں کہتے، نیز کتاب وسنت، صحابہ وتابعین اور ائمہ مسلمین کے عمل میں اس کا وجود نہیں، لہٰذا بدعت ہے۔

سوال: مردوں کے لیے ریشم کی جرابیں پہننا کیسا ہے اور ان پر مسح کا کیا حکم ہے؟

جواب: مردوں کے لیے ریشم پہننا حرام ہے، خواہ وہ جرابوں کی صورت میں ہو یا کسی اور صورت میں۔ نیز مردوں کے لیے ان پر مسح کرنا بھی جائز نہیں۔

❁ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ، يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَّ وَالْحَرِيرَ، وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ.

''میری امت کے کچھ لوگ زنا، (مردوں کے لیے) ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو حلال سمجھیں گے۔''

(صحيح البخاري : 5590)

سوال: جس مٹی سے ایک مرتبہ تیمّم کرلیا، کیا اسی سے دوبارہ تیمّم کیا جاسکتا ہے؟

جواب: کیا جاسکتا ہے، کوئی حرج نہیں۔

سوال: ایک شخص اسلام کا دعویدار ہے، مگر اس نے کبھی نماز نہیں پڑھی، کیا حکم ہے؟

جواب: نماز اسلام اور کفر کے درمیان فرق ہے۔ جس نے کبھی نماز نہیں پڑھی، وہ نماز کا استخفاف کررہا ہے، جو کہ کفر ہے، لہٰذا مذکورہ صورت حال میں وہ شخص کافر ہے، اگرچہ وہ اسلام کا دعویٰ کرتا ہے، تا آنکہ وہ تائب ہوجائے اور نماز پڑھنا شروع کردے۔

سوال: میں کچھ لوگوں کے ساتھ کمرے میں رہائش پذیر ہوں، وہ نماز کے تارک ہیں، میرے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے لوگوں کو نصیحت کریں اور نماز کے لیے ابھاریں، اگر بات مان لیں، تو ٹھیک، ورنہ بہتر یہی ہے کہ آپ کمرہ تبدیل کروالیں، کیونکہ اس سے وہ آپ کو بھی نماز میں سست کردیں گے، نیز برے لوگوں کی صحبت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ﴾ (النّساء : ١٤٠)

”آپ اس وقت تک ان کے ساتھ بیٹھک نہ کریں جب تک کہ وہ گفتگو کا موضوع بدل نہیں لیتے، ورنہ آپ میں اور ان میں کوئی فرق نہ ہوگا۔“

❀ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (٦٧١ھ) فرماتے ہیں:

﴿إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ﴾ فَدَلَّ بِهٰذَا عَلٰى وُجُوبِ اجْتِنَابِ أَصْحَابِ

الْمَعَاصِي إِذَا ظَهَرَ مِنْهُمْ مُنْكَرٌ، لِأَنَّ مَنْ لَمْ يَجْتَنِبْهُمْ فَقَدْ رَضِيَ فِعْلَهُمْ، وَالرِّضَا بِالْكُفْرِ كُفْرٌ.

''﴿إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ﴾ کے الفاظ دلالت کرتے ہیں کہ اہل بدعت جب بدعت کا پرچار کررہے ہوں، تو ان سے اجتناب واجب ہے، جو ان سے اجتناب نہیں کرتا، وہ ان کی بدعت سے راضی ہے اور کفر پر راضی ہو جانا بھی کفر ہے۔''

(تفسير القرطبي : 418/5)

سوال: اذان کہنا زیادہ افضل ہے یا اقامت؟

جواب: ہمارے مطابق اذان کہنا افضل ہے، کیونکہ مؤذن کی خاص فضیلت میں کئی صحیح احادیث مروی ہیں اور اقامت کہنے والے کی خاص فضیلت میں ہمارے علم میں کوئی صحیح حدیث نہیں۔

سوال: کیا دھواں نجس ہے؟

جواب: دھواں نجس نہیں ہے۔

سوال: کیا چاند آسمان دنیا میں ہے؟

جواب: سائنسی تحقیقات کا ماحصل یہی ہے کہ چاند آسمان دنیا سے نیچے ہے۔ البتہ اس کے متعلق کتاب وسنت میں کوئی واضح بات نہیں ملی۔

سوال: جہری نمازوں میں جان بوجھ کر سری قرأت کرنا کیسا ہے؟

جواب: خلاف سنت ہے۔

❁ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان رہے، واپس آنے لگے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا:

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي .

''نماز میری طرح پڑھیں۔''

(صحيح البخاري :631)

جن نمازوں میں نبی کریم ﷺ نے جہری قرأت کی ہے، ان میں سری قرأت کرنا سنت کی مخالفت ہے، جبکہ ہمیں سنت کے مطابق نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سوال: امام بھول گیا کہ چار رکعت پڑھائی ہیں یا تین، سلام پھیرنے کے بعد مقتدیوں سے پوچھا، تو ان میں بھی اختلاف ہو گیا، بعض نے چار کہا اور بعض نے تین۔ اب کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں قرائن کے مطابق فیصلہ کرے۔

سوال: کیا نماز وتر میں سورت زلزال کی قرأت مسنون ہے؟

جواب: اس بارے میں کوئی صحیح حدیث معلوم نہیں ہو سکی۔

سوال: کیا نماز عشاء سے پہلے کوئی سنن راتبہ ہیں؟

جواب: نبی کریم ﷺ سے سنن راتبہ کی جو رکعات منقول ہیں، ان میں نماز عشاء سے پہلے کوئی سنن راتبہ نہیں۔

❁ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ، رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَكَانَتْ سَاعَةً لَّا يُدْخَلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا .

''میں نے نبی کریم ﷺ سے دس رکعات یاد کیں؛ دو ظہر سے پہلے، دو اس کے بعد، دو مغرب کے بعد گھر میں، دو عشا کے بعد گھر میں اور دو نماز فجر سے پہلے۔ اس وقت نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی نہیں جاتا تھا۔''

(صحيح البخاري : 1180، صحيح مسلم : 729)

نماز ظہر سے پہلے چار رکعت بھی ثابت ہیں۔

(صحيح البخاري : 1182، عن عائشة رضي اللّٰه عنها)

سوال: گھوڑے کی قربانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: قربانی منصوص جانوروں کی جائز ہے۔ ہر حلال جانور کی قربانی نہیں۔

❁ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى جَوَازِ التَّضْحِيَّةِ بِالْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ، وَلَمْ يُجِيزُوا التَّضْحِيَّةَ بِهَا .

''اونٹ، گائے اور بکری (نیز بھیڑ) کی قربانی پر اُمت کا اجماع ہے۔ اہل علم باقی ماندہ حلال جانوروں کی قربانی کو جائز نہیں سمجھتے۔''

(التّوضيح : 500/26)

سوال: جانور کو دم کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

❁ ذیال بن عبید بن حنظلہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

لَقَدْ رَأَيْتُ حَنْظَلَةَ، يُؤْتٰى بِالْإِنْسَانِ الْوَارِمِ وَجْهُهٗ، أَوِ بِالْبَهِيمَةِ الْوَارِمَةِ الضَّرْعُ، فَيَتْفُلُ عَلٰى يَدَيْهِ، وَيَقُولُ : بِسْمِ اللّٰهِ، وَيَضَعُ يَدَهٗ

عَلٰى رَأْسِهٖ، وَيَقُولُ : عَلٰى مَوْضِعِ كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَمْسَحُهُ عَلَيْهِ، وَقَالَ ذَيَّالٌ : فَيَذْهَبُ الْوَرَمُ .

''میں نے سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ کے پاس ایک ایسا انسان لایا گیا، جس کا چہرہ سوجھا ہوا تھا یا ایسا جانور لایا گیا، جس کے تھنوں میں سوجھن تھی، تو آپ رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ پر تھتکارتے، بسم اللہ پڑھتے اور اپنا ہاتھ مریض کے سر پر رکھتے، نیز بیان کرتے: میں اسی جگہ پر ہاتھ رکھتا ہوں، جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیلی رکھی تھی اور اس پر ہاتھ پھیرا تھا۔ (راوی ذیال رحمہ اللہ کہتے ہیں:) تو اس کی سوجھن ختم ہوگئی۔''

(مسند الإمام أحمد : 67/5، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: اللہ تعالیٰ کا عرش کہاں ہے؟

جواب: عرش الٰہی ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے اور اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے اور اس کا علم، قدرت، احاطہ اور قبضہ ہر چیز پر ہے۔

❀ علامہ ابوزید ثعالبی رحمہ اللہ (۸۷۵ھ) فرماتے ہیں:

قَوْلُهٗ تَعَالٰى : ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ﴾ مَعْنَاهُ؛ بِقُدْرَتِهٖ وَعِلْمِهٖ وَإِحَاطَتِهٖ، وَهٰذِهٖ آيَةٌ أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى هٰذَا التَّأْوِيلِ فِيهَا .

''فرمان باری تعالیٰ: ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ﴾ ''تم جہاں بھی ہو، وہ تمہارے ساتھ ہے۔'' یعنی اپنی قدرت، علم اور احاطہ کے ساتھ۔ آیت کے اس معنی پر اُمت کا اجماع ہے۔''

(تفسير الثّعالبي : 378/5)

(سوال): کفار کی عورتوں سے زنا کا کیا حکم ہے؟

(جواب): کفار کی عورتوں سے زنا کا وہی حکم ہے، جو مسلمانوں کی عورتوں سے زنا کا حکم ہے۔زنا حرام ہے۔

❁ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْكَافِرَاتِ فِي تَحْرِيمِ الزِّنَا بِهِنَّ سَوَاءٌ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ مؤمن عورتوں اور کافر عورتوں دونوں سے زنا کی حرمت برابر ہے۔''

(التّوضيح : 350/18)

(سوال): حج سے واپسی پر دعوت کرنا کیسا ہے؟

(جواب): سفر حج سے واپسی پر کھانے کی دعوت کرنا جائز اور مشروع ہے۔

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ، نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً .

''رسول اللہ ﷺ جب (حج سے واپسی پر) مدینہ تشریف لائے، تو آپ ﷺ نے اونٹ یا گائے ذبح کی۔''

(صحيح البخاري : 3089)

(سوال): کیا سنگی لگوانے پر غسل ہے؟

(جواب): سنگی لگوانے پر غسل مستحب نہیں۔

❁ علامہ ابن ترکمانی حنفی رحمہ اللہ (۷۵۰ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى أَنَّ الْحِجَامَةَ لَا يَجِبُ فِيهَا غُسْلٌ .

''اُمت کا اجماع ہے کہ سنگی لگوانے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔''

(الجَوهر النّقي :1/300)

سوال: درج ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُفْتَحُ لَهٗ بَابُ الْجَنَّةِ، إِلَّا أَنَّهٗ تَأْتِي امْرَأَةٌ تُبَادِرُنِي فَأَقُولُ لَهَا : مَا لَكِ؟ وَمَا أَنْتِ؟ فَتَقُولُ : أَنَا امْرَأَةٌ قَعَدْتُ عَلٰى أَيْتَامٍ لِي .

''سب سے پہلے میرے لیے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا، ایک عورت مجھ سے پہلے جنت میں داخل ہونے کی کوشش کرے گی، میں اسے کہوں گا: آپ کو کیا ہے؟ آپ کون ہیں؟ تو وہ کہے گی: میں وہ عورت ہوں، جس نے اپنے یتیم بچوں کی پرورش کی خاطر آگے شادی نہیں کی۔''

(مسند أبي يعلى :6651)

جواب: سند ضعیف ہے۔ عبد السلام بن عجلان مجہول الحال ہے۔ اسے صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات: ۷/ ۱۲۷'' میں ذکر کیا ہے، نیز فرمایا ہے:

يُخْطِيءُ وَيُخَالِفُ .

''غلطیاں کرتا تھا اور (ثقہ راویوں کی) مخالفت میں روایات بیان کرتا تھا۔''

اس کے بارے میں امام ابو حاتم رحمہ اللہ کا يُكْتَبُ حَدِيثُهٗ کہنا توثیق نہیں۔

سوال: عصمت انبیا کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: انبیائے کرام علیہم السلام تبلیغ رسالت میں معصوم ہیں۔ اسی طرح کبائر اور صغائر

رذیلہ سے بھی پاک ہوتے ہیں۔

❁ حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) کہتے ہیں:

قَالَ السُّبْكِيُّ فِي تَفْسِيرِهٖ : أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى عِصْمَةِ الْأَنْبِيَاءِ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِالتَّبْلِيغِ وَفِي غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْكَبَائِرِ وَمِنَ الصَّغَائِرِ الرَّذِيلَةِ الَّتِي تَحُطُّ مَرْتَبَتَهُمْ وَمِنَ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى الصَّغَائِرِ، هٰذِهِ الْأَرْبَعَةُ مُجْمَعٌ عَلَيْهَا .

''علامہ سبکی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں فرمایا ہے: اُمت کا اجماع ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام اُمورِ تبلیغ میں معصوم ہیں، اس کے علاوہ کبائر، صغائر رذیلہ، جو ان کے مرتبہ کو کم کریں، اور صغائر پر دوام سے بھی معصوم ہیں۔ ان چار چیزوں (میں معصوم ہونے) پر اجماع ہے۔''

(الخصائص الکبری: 449/2)

سوال: کیا ذمی کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟

جواب: کافر کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) نقل کرتے ہیں:

قَالَ ابْنُ الْمُنْذِرِ : أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ أَنَّهٗ لَا يُجْزِءُ دَفْعُ زَكَاةِ الْمَالِ إِلٰى ذِمِّيٍّ .

''امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں: اُمت کا اجماع ہے کہ ذمی کو زکوٰۃ کا مال دینے سے ادائیگی نہیں ہوتی۔''

(المَجموع: 142/6)

(سوال): روز قیامت ترازو قائم ہوگا، اس سے کیا مراد ہے؟

(جواب): روز قیامت ترازو قائم ہوگا، اس کے بندوں کے اعمال، صحیفے اور بندے تولے جائیں گے۔ یہ ترازو حسی اور حقیقی ہوگا۔

❁ علامہ ابوعبداللہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا الْقَوْلُ مَجَازٌ وَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَإِنْ كَانَ شَائِعًا فِي اللُّغَةِ لِلسُّنَّةِ الثَّابِتَةِ فِي الْمِيزَانِ الْحَقِيقِيِّ وَوَصْفِهِ بِكِفَّتَيْنِ وَلِسَانٍ .

''(یہ کہنا کہ ترازو سے مراد عدل وانصاف ہے) یہ قول مجاز ہے، جس کی کوئی حیثیت نہیں، اگرچہ لغت میں ایسا ممکن ہے، مگر صحیح احادیث میں ثابت ہے کہ (روز قیامت) حقیقی ترازو ہوگا اور اس کے دو پلڑے اور ایک ڈنڈی ہوگی۔''

(التّذكرة بأحوال الموتٰى، ص 723)

❁ نیز فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ فِي الصَّدْرِ الْأَوَّلِ عَلَى الْأَخْذِ بِهٰذِهِ الظَّوَاهِرِ مِنْ غَيْرِ تَأْوِيلٍ، وَإِذَا أَجْمَعُوا عَلٰى مَنْعِ التَّأْوِيلِ وَجَبَ الْأَخْذُ بِالظَّاهِرِ، وَصَارَتْ هٰذِهِ الظَّوَاهِرُ نُصُوصًا .

''صدر اول میں اُمت کا اجماع ہے کہ ان احادیث کے ظاہر کو لیا جائے گا، تاویل نہیں کی جائے گی، تو جب تاویل کے ترک پر اُمت کا اجماع ہو گیا، تو ظاہر کو لینا واجب ہے، نیز ان احادیث کا ظاہری معنی ہی نص بن جائے گا۔''

(تفسير القرطبي : 165/7)

(سوال): روز قیامت دیدار الٰہی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

(جواب): روز قیامت اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندوں کو اپنا دیدار کرائیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی عنایت ہوگی۔ خوارج اور روافض اس کا انکار کرتے ہیں۔

❀ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ أَعْلَمْتُ قَبْلُ أَنَّ الْعُلَمَاءَ لَمْ يَخْتَلِفُوا أَنَّ جَمِيعَ الْمُؤْمِنِينَ يَرَوْنَ خَالِقَهُمْ فِي الْآخِرَةِ لَا فِي الدُّنْيَا، وَمَنْ أَنْكَرَ رُؤْيَةَ الْمُؤْمِنِينَ خَالِقَهُمْ يَوْمَ الْمَعَادِ، فَلَيْسُوا بِمُؤْمِنِينَ، عِنْدَ الْمُؤْمِنِينَ، بَلْ هُمْ أَسْوَأُ حَالًا فِي الدُّنْيَا عِنْدَ الْعُلَمَاءِ مِنَ الْيَهُودِ، وَالنَّصَارٰى، وَالْمَجُوسِ.

''میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ اہل علم کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ آخرت میں تمام مؤمن اپنے خالق کا دیدار کریں گے، دنیا میں نہیں۔ جس نے روز آخرت مؤمنوں کے لیے دیدار الٰہی کا انکار کیا، وہ مؤمنوں کے نزدیک مؤمن نہیں، بلکہ اہل علم کے نزدیک وہ دنیا میں یہود و نصاریٰ اور مجوس سے بدتر ہیں۔''

(کتاب التّوحید: 2/585)

(سوال): مشت زنی کا کیا حکم ہے؟

(جواب): مشت زنی حرام ہے۔

❀ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

عَامَّةُ الْعُلَمَاءِ عَلٰى تَحْرِيمِهٖ، وَهُوَ الْحَقُّ الَّذِي لَا يَنْبَغِي أَنْ يُدَانَ اللّٰهُ إِلَّا بِهٖ.

''اکثر علما اسے حرام کہتے ہیں۔ یہی حق بات ہے اور اسی کو دین بنانا چاہیے۔''

(أحكام القرآن : 315/3)

❁ علامہ آلوسی حنفی رحمہ اللہ (۱۲۷۰ھ) فرماتے ہیں:

جُمْهُورُ الْأَئِمَّةِ عَلٰى تَحْرِيمِهٖ وَهُوَ عِنْدَهُمْ دَاخِلٌ فِيمَا وَرَاءَ ذٰلِكَ .

''جمہور ائمہ اسے حرام کہتے ہیں، ان علما کے ہاں مشت زنی فرمان باری تعالیٰ: ﴿فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ﴾ ''جس نے (بیوی اور لونڈی) کے علاوہ کسی راستے سے خواہش پوری کی، تو وہ حد سے گزرنے والے ہیں۔'' میں داخل ہے۔''

(روح المَعاني : 213/9)

(سوال): نوحہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

(جواب): نوحہ اور بین کرنا بالا جماع حرام ہے۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى تَحْرِيمِ النِّيَاحَةِ وَهُوَ مُجْمَعٌ عَلَيْهِ .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ نوحہ حرام ہے اور اس کے حرام ہونے پر اجماع ہے۔''

(شرح مسلم : 236/6، الأذكار، ص 146)

(سوال): نماز عشاء کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟

(جواب): نماز عشاء کا وقت شفق غروب ہونے پر شروع ہو جاتا ہے۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى أَنَّ وَقْتَ الْعِشَاءِ مَغِيبُ الشَّفَقِ .

''اُمت کا اجماع ہے کہ عشاء کا وقت شفق (سرخی) کے غائب ہونے پر شروع ہو جاتا ہے۔''

(المَجموع: 38/3)

سوال: تقلید کی کیا تعریف ہے؟

جواب: علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ التَّقْلِيدَ عَلَى الْحَقِيقَةِ إِنَّمَا هُوَ قُبُولُ مَا قَالَهُ قَائِلٌ دُونَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَيْرِ بُرْهَانٍ فَهٰذَا هُوَ الَّذِي أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى تَسْمِيَتِهٖ تَقْلِيدًا .

''حقیقت میں تقلید یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اُمتی کی بات کو بغیر دلیل کے دین بنالینا، تقلید کی اس تعریف پر اُمت کا اجماع ہے۔''

(الإحكام في أصول الأحكام: 116/6)

سوال: بیک وقت چار سے زائد بیویوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایک وقت میں چار بیویاں رکھنا جائز ہے، چار سے زائد حرام ہیں۔

❁ علامہ شاطبی رحمہ اللہ (۷۹۰ھ) فرماتے ہیں:

أَتٰى بِبِدْعَةٍ أَجْرَاهَا فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ لَا دَلِيلَ عَلَيْهَا وَلَا مُسْتَنَدَ فِيهَا .

''کسی نے (بیک وقت چار سے زائد بیویاں رکھنے کی) بدعت گھڑی اور اسے اُمت میں جاری کر دیا، جبکہ اس پر کوئی دلیل یا استناد نہیں ہے۔''

(الاعتصام: 525/2)

سوال: شراب پی لی، نشہ نہیں آیا، کیا حد ہے؟

(جواب): شراب پی لی، نشہ نہیں آیا، حد ہے۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰی أَنَّ الشَّارِبَ يُحَدُّ سَوَاءٌ سَكِرَ أَمْ لَا .

''اُمت کا اجماع ہے کہ شرابی پر حد قائم ہو گی، خواہ اسے نشہ آئے یا نہ آئے۔''

(شرح مسلم : 218/11)

(سوال): انبیائے کرام میں سب سے افضل کون ہے؟

(جواب): محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں۔

❁ علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (٤٤٩ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ أَنَّ نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا أَفْضَلُ مِنْ جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ .

''اُمت کا اجماع ہے کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیا سے افضل ہیں۔''

(شرح صحيح البخاري : 486/9)

(سوال): کیا جنت اور جہنم فنا ہو گی؟

(جواب): اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ جنت اور جہنم دونوں باقی رہنے کے لیے پیدا کی گئی ہیں، انہیں فنا نہیں۔

❁ علامہ ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ (٩٧٠ھ) فرماتے ہیں:

اَلْجَنَّةُ وَالنَّارُ لَا يَفْنَيَانِ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ .

''اہل سنت والجماعت کے ہاں جنت اور جہنم کو فنا نہیں۔''

(البحر الرّائق : 206/8)

(سوال): صاحب استطاعت پر حج کتنی بار فرض ہے؟

(جواب): صاحب استطاعت پر ایک بار حج فرض ہے۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰی أَنَّ الْحَجَّ لَا يَجِبُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً بِأَصْلِ الشَّرْعِ .

''اُمت کا اجماع ہے کہ دین کا فریضہ حج زندگی میں ایک بار واجب ہے۔''

(شرح مسلم : 102/9، شرح الأربعين لابن دقيق العيد، ص 57)

(سوال): درج ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ بَاعَ جِلْدَ أُضْحِيَّتِهٖ فَلَا أُضْحِيَّةَ لَهٗ .

''جس نے قربانی کی کھال فروخت کی، اس کی قربانی نہیں۔''

(المستدرك للحاكم : 390/2)

(جواب): سند ضعیف ہے۔ عبداللہ بن عیاش مصری قوی نہیں۔

(سوال): درج ذیل روایت کیسی ہے؟

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

مَنْ هَاجَرَ يَبْتَغِي شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ، قَالَ : هَاجَرَ رَجُلٌ لِيَتَزَوَّجَ امْرَأَةً يُقَالُ لَهَا : أُمُّ قَيْسٍ، وَكَانَ يُسَمّٰى مُهَاجِرَ أُمِّ قَيْسٍ .

''جس نے جس مقصد کے لیے ہجرت کی، اس کے لیے وہی ہوگا۔ ایک شخص نے اُم قیس نامی عورت سے شادی کے لیے ہجرت کی، تو اس کا نام ''مہاجر اُم قیس'' پڑھ گیا۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 8540)

(جواب): سند ضعیف ہے۔ اعمش کا عنعنہ ہے۔

(سوال): جانور سے بدفعلی کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جانور سے بدفعلی بالا جماع حرام ہے۔ یہ فحاشی اور بے حیائی کی قبیح صورت ہے۔ یہ لواطت جیسا گناہ ہے۔ یہ بالاتفاق کبیرہ گناہ ہے۔ اس پر حد نہیں، تعزیر ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ﴾(المؤمنون : ٧)

''جس نے (بیوی اور لونڈی) کے علاوہ کسی راستے سے خواہش پوری کی، تو وہ حد سے گزرنے والے ہیں۔''

❁ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهٗ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ﴾(الأنعام : ١٢٠)

''ظاہری اور باطنی گناہوں کو چھوڑ دو، بلاشبہ جو گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں، انہیں اپنے گناہوں کا بدلہ دیا جائے گا۔''

❁ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾(الأنعام : ١٥١)

''ظاہری اور باطنی بے حیائیوں کے قریب مت جاؤ۔''

❁ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (٤٥٦ھ) فرماتے ہیں:

لَا خِلَافَ بَيْنَ أَحَدٍ مِنَ الْأُمَّةِ أَنَّهٗ لَا يَحِلُّ أَنْ تُؤْتَى الْبَهِيمَةُ أَصْلًا .

''اُمت کے کسی فرد کا اختلاف نہیں کہ جانور سے بدفعلی بالکل حلال نہیں۔''

(المُحلّٰی: 400/12)

۞ علامہ رازی رحمہ اللہ (۶۰۶ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰی حُرْمَةِ إِتْيَانِ الْبَهَائِمِ.

''اُمت کا اجماع ہے کہ جانوروں سے بدفعلی حرام ہے۔''

(تفسير الرّازي: 305/23)

۞ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

لَا رَيْبَ أَنَّ الزَّاجِرَ الطَّبْعِيَّ عَنْ إِتْيَانِ الْبَهِيمَةِ أَقْوٰی مِنَ الزَّاجِرِ الطَّبْعِيِّ عَنِ التَّلَوُّطِ.

''بے شک طبعی طور پر جانوروں سے بدفعلی کی قباحت وشناعت لواطت سے زیادہ قوی ہے۔''

(الجواب الكافي، ص 176)

۞ علامہ ابوالحسن سغدی حنفی رحمہ اللہ (۴۶۱ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا إِتْيَانُ الْبَهَائِمِ مِنَ الذُّكُورِ وَالْإِنَاثِ فَإِنَّهٗ لَا يُحَرِّمُ لَحْمَهَا وَلَا لَبَنَهَا وَفِيهِ التَّعْزِيرُ عَلٰی مَا يَرَی الْإِمَامُ.

''نر اور مادہ جانور سے بدفعلی کرنے سے اس کا گوشت اور دودھ حرام نہیں ہوتا، اس بدفعلی پر تعزیر ہے، جو حاکم وقت مناسب سمجھے۔''

(النّتف في الفتاویٰ: 270/1)